سوال

میری ایک نوجوان کے ساتھ منگنی ہوئی تھی، لیکن اس نے میرے والد صاحب کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہ ہونے کی بنا پر منگنی ٹوٹ گئی، میرے اس منگیتر نے منگنی توڑنے اور منگنی کی انگوٹھی میرے پاس ہی رکھنے کا فیصلہ کیا میرے والد صاحب نے اس انگوٹھی کی قیمت سے میرے لیے کمپیوٹر خریدا، میں نہیں چاہتی کہ میرے پاس اس نوجوان کے پسوں کا کمپیوٹر ہو، اس لیے میں نے وہ سونے کی انگوٹھی فروخت کر کے کمپیوٹر کی قیمت اس نوجوان کو واپس کر دی، لیکن اپنے والد کو کچھ نہ بتایا، میں نے تقریبا تین ہزار ایک بنک سے قرض لیا تا کہ والد کو اس انگوٹھی کی قیمت ادا کروں، تا کہ وہ مجھ سے ناراض نہ ہو جائے یہ علم میں لانا چاہتی ہوں کہ اگر والد صاحب کو انگوٹھی فروخت کر کے منگیتر کو قیمت واپس کرنے کا علم ہو جائے تو وہ مجھے رسوا کریں گے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس مال کی بنا پر وہ غمزدہ بھی ہو جائیں، مجھ پر مکمل قرض ہے، میں اپنے والد صاحب کو بتاؤنگی کہ میں نے انگوٹھی فروخت کر دی ہے اور یہ اس کی قیمت ہے، میرا پروردگار قرض کی قسطیں دینے میں مدد فرمائیگا لیکن یہاں ایک مشکل یہ درپش ہے کہ میں نے سنا ہے کہ بنک سے سودی قرض لینا حرام ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے؟ یہ علم میں رہے کہ میں نے والد صاحب کو اس انگوٹھی کی قیمت ادا نہیں کی، کیونکہ اس سے ایسی مشکلات پیدا ہونگی جسے میں برداشت نہیں کر سکتی، اسے حل کرنے کے لیے برائے مہربانی میری مدد فرمائیں

جواب

الحمد للہ

آپ نے بنک سے سودی قرض حاصل کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے؛ کیونکہ فائدہ پر قرض حاصل کرنا بعینہ سود ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے، اور یہ کبیرہ گناہ ہے، اس سلسلہ میں اتنی شدید وعید آئی ہے جو کسی اور میں نہیں

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو اللہ کا تقوی اختیار کرو اور باقی مانندہ سود چھوڑ دو اگر تم مومن ہو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے اعلان جنگ ہے، اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے اصل مال ہے، نہ تو تم ظلم کرو، اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائیگا البقرۃ (278-279).

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خور، اور سود کھلانے اور سود کی گواہی دینے والے دونوں گواہوں اور سود لکھنے والے پر لعنت فرمائی اور کہا : یہ سب برابر ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1598).

چنانچہ آپ پر واجب ہے کہ اس سے توبہ واستغفار کریں اور اس پر ندامت کا اظہار کریں، اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عزم کریں، آپ کے لیے اصل رقم واپس کرنی لازم ہے، لیکن اس پر فائدہ دینا یہ حرام ہے، اگر آپ اسے ادا نہ کر سکنے کی استطاعت رکھتے ہیں چاہے اس میں کوئی حیلہ بھی کرنا پڑے تو ایسا ضرور کریں، اور اگر ایسا کرنے میں آپ کو نقصان وضرر ہونے کا اندیشہ ہے تو پھر آپ کے سامنے اسے ادا کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں، ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو معاف فرمائے

ہم آپ کو سچائی اختیار کرنے کی نصیحت کرتے ہیں کیونکہ صدق وسچائی ہی نجات کا باعث ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور جو کوئی بھی اللہ کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے عطا کرتا ہے جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہیں

ہوتا الطلاق (2-3).

اللہ سبحانہ وتعالی سب کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جنہیں وہ پسند فرماتا اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے

والله اعلم.

اسلام سوال وجواب

108339